بدھ
۲۸- ستمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۱۵ | بدھ -۲۱- ربیع الثانی -۱۴۱۵ھ ' ۲۸- تبوک ۱۳۷۳ ہش ' ۲۸- ستمبر ۱۹۹۴ء

پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں

جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مُشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔ ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گذرے ہیں۔ اگر وہ دنیا دار ہوتے تو ان کے گذارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے کوئی ان کو پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنّی نہ کرو۔ جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنّی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات۔ بدظنّی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۶۴)

درخواستِ دعا

○ مکرم محمد عیسٰی صاحب مربّی سلسلہ (جو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں خدمات بجالاتے ہیں) کا بوجہ ٹیومر کے گذشتہ دنوں سر کا اپریشن ہوا تھا۔ ابھی تک وہ رُوبصحت نہیں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ہر احمدی وقفِ عارضی کرے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے"۔

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۷-اگست ۶۹ء)

سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے تمام عہدیداران اور مربیان کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور جلد سے جلد اپنا سالانہ ہدف پورا کرنے کی کوشش کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

انعامات کا وارث وہی ہوا کرتا ہے جو اپنے آپ کو انعامات کا مستحق ثابت کرے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کو خدا تعالیٰ نے سب سے بڑے انعامات کا وارث بنایا ہے اور اس کی ترقیات کے لئے بڑے وسیع راستے کھولے ہیں۔ حتیٰ کہ انسان ان راستوں کو محدود نہیں کر سکتا۔ جو طریق یا راستے مدارج کے حصول کے لئے مقرر کئے گئے ہیں چہ جائیکہ ان مدارج کو محدود کر سکے۔ دنیا کے مختلف پیشے اور علوم بھی اگر انسان گننے لگ جائے تو وہ بھی ایسی کثرت اپنے اندر رکھتے ہیں کہ ان کا گننا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر سورج انسان کے لئے نئے علوم اور ترقیات لاتا ہے پس جب اس قدر انعامات انسان کے لئے مقرر ہیں تو ضرور تھا کہ اس کے لئے ابتلاء اور مشقتیں بھی مقرر کی جاتیں۔ انعامات کا وارث وہی ہوا کرتا ہے جو اپنے آپ کو ان انعامات کا مستحق ثابت کرے۔

انعام محنت کے بدلے میں اور کسی استحقاق یا کسی خاص حالت کی وجہ سے ملتے ہیں ورنہ ایک جیسے انسانوں کو انعامات نہیں ملا کرتے پانچ سات آدمیوں میں انعام لینے والا وہی ہوگا جو اپنے اندر کوئی خاص امتیاز رکھتا ہوگا۔ پس جہاں ایسے وسیع انعامات مقرر ہوئے ہیں وہاں ابتلاء بھی مقرر ہیں جس طرح انسان ان انعامات کو جو اس کے لئے مقرر ہیں گن نہیں سکتا اسی طرح انسان ان ابتلاؤں کو بھی جو اسے پیش آنے والے ہیں گن نہیں سکتا جن میں پڑ کر انسان ان انعامات کا جو اس کے لئے مقرر ہیں وارث ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے جس قدر انعامات غیر محدود ہیں اسی قدر خدا کے ابتلاء بھی غیر محدود ہیں اگر صداقت کے رد کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی درگاہ سے دور ہو جانے والے

لوگوں کو پوچھو کہ کیوں تم نے یوں کیا۔ تو ہر شخص اپنے لئے جدا جدا باعث بتائے گا۔ جو وجہ ایک کی ہوگی وہ دوسرے کی نہیں ہوگی۔ ایک کے لئے روک اور ہوگی دوسرے کے لئے اور تیسرے کے لئے اور۔ چوتھے کے لئے اور۔ پانچویں کے لئے اور۔ ان میں سے ہر ایک شخص جو اس صداقت کو نہیں مانتا۔ وہ اپنے لئے مختلف وجہیں رکھتا ہے۔

غرضیکہ ہر ایک کے لئے جدا جدا ابتلاء ہیں یہ آزمائشیں دو درجوں میں منقسم ہیں ایک آزمائشیں انعام کی ہوتی ہیں۔ دوسری عذاب کی ہوتی ہیں۔ یا تو ایسی آزمائشیں ہوتی ہیں کہ وہ انعامات کا رنگ رکھتی ہیں یا کوئی بڑا ہو جاتا ہے دولت مل جاتی ہے اس کے لئے اس کی دولت ابتلاء ہو جاتی ہے۔ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں ایک مفلس نادار آدمی کو جس کی کچھ بھی لوگوں میں حیثیت نہیں مان لوں اور اس کا فرمانبردار بن جاؤں۔ عہدہ دار خیال کرتا ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ماتحت کی بیعت کر لیں۔ اسی طرح کسی کے لئے اس کا آرام اور آسائش سامان ابتلاء ہو جاتا ہے۔ ہم نے ایسے آرام سے زندگی بسر کی ہے ایسی آسائشوں اور نعمتوں میں پرورش پائی ہے۔ اب اگر دین پر چلیں گے اور کسی کے ماتحت ہوں گے تو یہ آرام اور آسائش نہیں رہے گی۔ اس طرح آرام اور آسائش بعض لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب بن جاتی ہے۔ ایک طالب علم ایک سال وظیفہ لیتا ہے تو دوسرے سال کے لئے بھی اس کے دل میں شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ

باقی صفحہ ۷ پر

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد	روزنامہ
دو روپیہ	مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ	الفضل
	مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ	ربوہ

۲۸- تبوک ۱۳۷۳ ہش ۲۸- ستمبر ۱۹۹۴ء

سب سے نیکی کرو

مفید بات کا غلط استعمال نقصان پہنچاتا ہے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ جتنی کوئی چیز (یا بات) مفید ہے اس کا غلط استعمال اتنا ہی زیادہ نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ کوئی طاقتور چیز الٹ کام کرنے لگے تو اس کا نقصان اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے جتنا کہ اس کے صحیح طریق پر کام کرنے سے فائدہ ہو رہا تھا۔

گروہ بندی مفید بھی ہے اور جتنی مفید ہے اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو اتنا ہی اس کا نقصان بھی ہوتا ہے۔ گروہ بندی ہی ترقی کا باعث ہے۔ لوگ اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور اس طرح معاشرہ لوگوں کے اس طرح اکٹھے ہونے سے مستفید ہوتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی ترقی کا راز گروہ بندی میں ہے لوگ تنہا وہ کام نہیں کر سکتے جو وہ اکٹھے ہو کر کر سکتے ہیں۔ لیکن گروہ بندی ہی جھگڑوں کا باعث بنتی ہے ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف ہو جائے اور ان کے افراد جن کا کسی جھگڑے سے تعلق نہیں ہوتا وہ بھی مارے جاتے ہیں۔ بے وجہ ان کی پٹائی ہو جاتی ہے۔ اور پھر افراد کے جھگڑے تو جلدی نپٹ جاتے ہیں گروہوں کے جھگڑے لمبے چلتے ہیں۔ ہوتے بھی شدید ہیں اور چلتے بھی دیر تک ہیں۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ گروہ بندی مفید ہونے کے ساتھ ساتھ نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے۔ بلکہ اب تو گروہ بندی نے ایک اور رنگ اختیار کر لیا ہے۔ جو غالباً پہلے اس رنگ میں کہیں نظر نہیں آتا۔ قبیلوں کے مستقل معاہدے تو ہو جاتے تھے کہ امن قائم رکھنے میں ممد ہوں گے یا لڑائی میں ساتھ دیں گے لیکن جو کچھ خلیج جنگ میں ہوا کہ امریکہ نے کوئی تیس (۳۰) کے قریب اتحادی اکٹھے کر لئے کہ آؤ مل کر عراق پر حملہ کریں۔ اور پھر ان اتحادیوں نے حملہ کر بھی دیا اسی طرح اب ہیٹی پر حملہ کرنے کے لئے بھی امریکہ نے اتحادی اکٹھے کر لئے یہ تو خدا کا شکر ہے کہ حملہ کی ضرورت نہیں پڑی ورنہ یہ سب اتحادی مل کر ہیٹی پر حملہ کرتے۔ یہ ہے گروہ بندی کی ایک نئی شکل۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ عام حالات میں گروہ بندی بہت مفید ہے لیکن اس کا غلط استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ معاشرہ کو بہتر بنانے کے لئے اور اپنے آپ کو گروہ بندی کے غلط استعمال سے بالا رکھنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ نسخہ بتایا ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تمہارے ساتھ کوئی نیکی نہیں کی۔ یعنی اپنے آپ کو اس بات سے بالا رکھو کہ کوئی کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور وہ گروہ تمہارے گروہ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔

پس سب کی سوچو اور نیکی کرو۔ اور نہ صرف ان لوگوں سے جو تم سے نیکی کرتے ہیں بلکہ ان سے بھی جو تم سے نیکی نہیں کرتے جب ایک طرف سے یہ سلوک کیا جائے گا تو یقیناً دوسری طرف کا دل بھی بدل جائے گا۔ اور وہ بھی نیکی پر آمادہ ہو جائے گا۔ اس طرح انسان اپنے آپ سے بھی بالا ہو سکے گا اور گروہ بندی کی حدود سے بھی آگے نکل جائے گا۔ اور ہر ایک سے نیکی کرتے ہوئے۔ نیکی کو چاروں طرف پھیلا دے گا۔ پس گروہ بندی کو مفید طریق پر تو استعمال کیجئے لیکن نیکی کرنے میں اسے روک نہ بننے دیجئے۔ نیکی کیجئے۔ اس سے بھی جو نیکی کرتا ہے (یعنی آپ سے نیکی کرتا ہے) اور اس سے بھی جو کسی وجہ سے (یہ وجہ انفرادی ہو یا گروہ بندی کی) نیکی نہیں کرتا۔ یہ بات نیکی پھیلانے کا باعث بنتی ہے۔

سچائی کی رسّی پکڑو اور پہنچو اُس پار
اس دریا میں جھوٹ کی لہریں کرتی ہیں یلغار
کون کسی کا تھامے ہاتھ اور کون بچائے کس کو
سب کا اندر ٹوٹا پھوٹا سب کے دل افگار

ابوالاقبال

سارے ارمان کب نکلتے ہیں
آپ بیکار ہاتھ مَلتے ہیں

کیسا موسم یہ کیسا وقت آیا
در و دیوار آگ اُگلتے ہیں

مہرباں ہو جو مالکِ تقدیر
لکھے تقدیر کے بھی ٹلتے ہیں

درِ جاناں تو سیدھی راہ پہ ہے
لوگ کیوں راستے بدلتے ہیں

نسلِ آدم نہیں ہے شُعلہ بدن
پھر بھی اِک دوسرے سے جلتے ہیں

آئیے آپ اور ہم دونوں
ہاتھ میں ہاتھ دے کے چلتے ہیں

عبدالمنان ناہید

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت ربوہ

میاں محمد ابراہیم

جماعت احمدیہ میں استاد کا مقام

پرنس آف ویلز کالج جموں میں میرے عربی کے استاد پروفیسر مولوی محمد ابراہیم صاحب ایم۔اے۔ایم۔او۔ایل ہوا کرتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف جموں کالج میں آنے سے پہلے گورنمنٹ کالج لاہور میں بھی پڑھاتے رہے تھے۔ اور اس وجہ سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے) کے بھی استاد تھے۔ مولوی صاحب موصوف جموں کالج سے بحیثیت پرنسپل پرتاب کالج سرینگر (کشمیر) تبدیل ہو کر چلے گئے۔ اور اس کے چند سال بعد ریاست میں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن مقرر ہو گئے۔ ان ایام میں میں جب بھی موسمی تعطیلات میں جموں سے سرینگر جاتا۔ محترم مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا۔ ایک سال حضرت چوہدری صاحب بھی سیرو تفریح کی غرض سے سرینگر میں مقیم تھے۔ وہیں اتفاق سے ان کے کالج کے زمانہ کے ایک ہم جماعت۔ نام مجھے یاد نہیں آرہا۔ جو حضرت چوہدری صاحب کی طرح کسی بڑے عہدہ پر گورنمنٹ آف انڈیا میں کام کر رہے تھے۔ وہاں موجود تھے۔ مولوی صاحب موصوف کے ان دونوں پرانے شاگردوں نے ایک روز ارادہ کیا کہ اپنے پرانے استاد مولوی ابراہیم صاحب کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوا جائے۔ چلنے لگے تو حضرت چوہدری صاحب موصوف کے ساتھی نے چاہا کہ وہ کار میں سوار ہو کر اپنے پرانے معزز استاد کی خدمت میں حاضر ہوں وہاں سے کالج کچھ فاصلہ پر بھی تھا۔ لیکن حضرت چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا کہ نہیں۔ "پیدل چلتے ہیں۔ جانا استاد کے پاس اور کار پر سوار ہو کر" مولوی محمد ابراہیم صاحب نے یہ واقعہ مجھے ایک روز خود سنایا تھا جب میں اس کے بعد ایک روز ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس کے بعد (اگرچہ متعلقہ شخصیت کے درجہ کے لحاظ سے مجھے اس واقعہ کو سب سے اوپر لکھنا چاہئے تھا لیکن بہرحال میرے لئے اس ایمان افروز واقعہ کا ذکر باعث افتخار ہے) حضرت چھوٹی آپا۔ حضرت ام متین ابھی "مریم صدیقہ" ہی تھیں کہ اس وقت سے۔ یعنی ان کی شادی سے بھی پہلے انہیں ایف اے اور پھر شادی کے بعد بی اے میں قادیان کے پرائیویٹ کالج میں سالہا سال تک انگریزی پڑھانے کا شرف حاصل ہے۔ اس زمانہ یعنی ۱۹۳۰ء سے شروع ہو کر آج تک ان کی طرف سے۔ اور حضرت سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ) کی طرف سے نوازشات کا مورد بنا ہوا ہوں۔ حضرت سیدہ ام متین اپنے شاگرد ہونے کے لحاظ سے مجھ سے جو محسنانہ سلوک روا فرماتی ہیں وہ ان کے حسن اخلاق اور ذرہ نوازی کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔ تو سنئے! ہمارا اسکول پارٹیشن کے بعد چنیوٹ میں قائم ہو چکا تھا۔ وہاں سے ایک روز میں کسی کام کے سلسلہ میں لاہور گیا جہاں حضرت امام الثانی (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) سکونت پذیر تھے۔ رتن باغ میں آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد (اور میں اس روز آخری ملاقاتی تھا) مجھے خیال آیا کہ حضرت چھوٹی آپا کو بھی سلام کرتا جاؤں۔ چنانچہ میں نے مکان کی پہلی سیڑھی چڑھ کر لکڑی کی اونچی دیوار پر جس کی دوسری طرف مستورات خاندان کی رہائش تھی دستک دی۔ آواز مدھم تھی۔ یا کوئی اور وجہ۔ بہرحال اس کی آواز حضرت موصوفہ تک نہ پہنچی اور میں اس خیال سے کہ ابھی اہل خانہ کا کوئی فرد آئے گا۔ دیوار کے قریب ہی کھڑا رہا۔ اتنے میں حضرت صاحب نیچے سے اوپر کی منزل پر آگئے۔ مجھے وہاں دیکھ کر پوچھا۔ "ہیں یہ کیا آپ ابھی تک یہیں کھڑے ہیں۔" میں نے عرض کیا۔ دیوار کو کھٹکھٹایا تو ہے لیکن شاید میری آواز ان تک نہیں پہنچی۔ اس پر حضرت امام نے اندر کی طرف حضرت ام متین کو دیکھا اور بڑے غصے اور ناراضگی کے لہجہ میں بلند آواز میں فرمایا۔ "ہیں تم یہاں کھڑی ہو اور تمہارے ماسٹر صاحب دیر سے دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں اور تم ابھی تک اس طرف نہیں آئیں" انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو کسی کھٹکھٹاہٹ کی آواز نہیں سنی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس میں قطعاً کلام نہیں کہ اگر حضرت ممدوحہ کو علم ہو جاتا کہ خاکسار دروازہ پر کھڑا ہے تو چونکہ نوازش اور قدر دانی ان کی فطرت میں شامل تھی۔ یہ ناممکن تھا کہ وہ دروازہ کی طرف فوراً تشریف نہ لاتیں۔ لیکن ان کے شوہر نامدار جو منصباً ہمارے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ تربیت کے نگران تھے۔ انہوں نے صرف اس حقیقت کو محسوس کر کے کہ ان کے ایک استاد کو چند منٹ دروازہ پر کھڑا ہونا پڑا ہے۔ نہایت پرشوکت آواز میں جس میں ناراضگی کا پہلو نمایاں تھا۔ اپنی محبوب رفیقہ حیات کو جو نادانستہ طور پر اس ابتلاء میں پھنس گئی تھیں۔ ہاں ایسی شاگرد رشید جس کے دل میں اپنے استاد کے لئے بے پناہ احترام تھا۔ اسے شرمندہ کر دینے کی حد

باقی صفحہ ۷ پر

انور اقبال سیفی

سگریٹ نوشوں کی معیّت

Passive smoking

AS we all know smoking is a bad habit. Why? Not just because it is affecting the health of a smoker himself, but it has a very bad effect on the health of those who never smoke. At least, passive smokers (like myself) are aware about this fact.

It has been observed while smoking 75% of the smoke is directly thrown into the air. The rest of the smoke is taken into the lungs by the smoker. In this way most of the smoke from the cigarette is thrown out for those who do not smoke. The atmosphere in this way gets polluted.

Some time ago the scientists found a woman who never smoked a cigarette but got lung cancer. Why? Just because her friends were smokers and she used to sit with them. Doctors concluded that her death was due to the result of the smoke she was exposed to. The smoke of a friend's cigarette! That is known as passive smoking.

After this incident more work was carried out and the conclusions were that passive smoking can cause headache, coughing, sneezing, etc. These in return can lead to some more complex diseases, such as the disease of cardiovascular and respiratory system. Those who are already suffering from bronchitis, allergy or are heart patients can face more trouble if allowed to inhale this smoke.

Eye sight can also be affected.

Smoking during pragnancy is too bad. The babies of women smokers have lower weight at birth. Smoker woman if gets pregnant, has more chances of abortion. Premature deliveries take place. Children of smoker parents have more chances of having respiratory problems. Their mental level is low.

Men must not forget that the sperm quality also decreases while smoking. This too has a bad effect on the health of the new born.

We want to save ourself from passive smoking. How can we do it? I think the best way is that the children at home ask their parents not to smoke. Stop them even if they smoke outside in public places. Tell them that our life is at risk.

We have to save our life. At the same time we will be saving the environment from getting polluted.

We must act now.

ANWAR IQBAL SAIFI
Karachi

DAWN THURSDAY, SEPTEMBER 15, 1994

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سگریٹ نوشی ایک بری عادت ہے۔ کیوں؟ وجہ صرف یہ نہیں کہ یہ صرف سگریٹ نوش کی صحت پر اثر کرتی ہے بلکہ یہ ایسے لوگوں کی صحت پر بھی برا اثر کرتی ہے جو کبھی سگریٹ نہیں پیتے۔ اس حقیقت سے کم از کم Passive Smokers (مجھ جیسے) واقف ہیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی کے دوران ۷۵ فیصد دھواں فضا میں پھینکا جاتا ہے۔ باقی حصہ سگریٹ نوش کے پھیپھڑوں میں جاتا ہے۔ اس طرح سے سگریٹ کے دھوئیں کا زیادہ حصہ لوگوں کے لئے باہر پھینکا جاتا ہے جو سگریٹ نوشی نہیں کرتے۔ اس طرح سے فضا بھی آلودہ ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ پہلے سائنس دانوں نے دیکھا کہ ایک عورت جس نے کبھی بھی سگریٹ نوشی نہیں کی تھی کو پھیپھڑوں کا سرطان ہو گیا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس کے دوست سگریٹ نوش تھے اور وہ ان کے ساتھ بیٹھا کرتی تھی۔ ڈاکٹروں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس کی موت کی وجہ وہ دھواں تھا جو فضاء میں اس کے ارد گرد موجود تھا۔ ایک دوست کا سگریٹ کا دھواں۔ اسی کو Passive Smoking کہتے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد مزید کام کیا گیا اور نتیجۃً معلوم ہوا کہ Passive Smoking کی وجہ سے سر درد، کھانسی اور چھینکیں وغیرہ ہو سکتی ہیں۔ پھر ان کی وجہ سے مزید پیچیدہ امراض جیسا کہ دل کی بیماری۔ سانس کی تکلیف ہو سکتی ہے۔ ایسے لوگ جو پہلے ہی Bronchitis، Allergy یا دل کی بیماریوں میں مبتلا ہوں وہ زیادہ دشواری کا سامنا کر سکتے ہیں اگر وہ اس فضا میں چھوڑے ہوئے دھوئیں کو اپنے اندر لے جائیں۔ نظر پر بھی اس کا اثر پڑ سکتا ہے۔

عورتوں کے لئے حمل کے دوران سگریٹ نوشی بہت بری بات ہے۔ ایسی عورتیں جو سگریٹ نوشی کرتی ہیں ان کے بچے پیدائش کے وقت کم وزن کے ہوتے ہیں۔ سگریٹ نوش خواتین اگر حاملہ ہو جائیں تو ان کے ہاں استقاط حمل کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں بچہ کی پیدائش وقت سے پہلے ہوتی ہے۔ سگریٹ نوش والدین کے بچوں میں سانس کی تکالیف کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ ان کا ذہنی سطح کا لیول بھی کم ہوتا ہے۔ مردوں کو بھی یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے ان کے Sperm کی کوالٹی

باقی صفحہ ۶ پر

بشکریہ ہفت روزہ حرمت اسلام آباد

آزاد کویت میں چار دن

زاہد ملک صاحب جو اسلام آباد اور کوپن ہیگن سے ہفت روزہ حرمت شائع کرتے ہیں وہ ہمارے صحافتی دوست ہیں۔ ہم نے صحافی دوست نہیں کہا یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہوتی۔ بہت سے صحافی آپس میں دوست ہوتے ہیں۔ صحافتی دوست کہنے سے اس دوستی میں ہمیں زایادہ گہرائی نظر آتی ہے۔ ایک لمبے عرصہ تک ہم اپنا ماہنامہ تحریک جدید (جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا تھا۔ ان کے جریدہ حرمت سے تبادلہ کرتے رہے ہیں اور اب الفضل کا حرمت سے تبادلہ ہوتا ہے۔ ایک وقت میں انہوں نے اپنے سالانہ نمبروں کے لئے ہمارے بیانات بھی شائع کئے اور پھر ہماری نظمیں بھی اس جریدہ میں شائع ہوتی رہیں۔ اب انہوں نے کویت کا دورہ کیا ہے جن کا عنوان رکھا ہے آزاد کویت میں چار دن۔ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خلیج کی جنگ کے متعلق متعدد خطبات ارشاد فرمائے تھے۔ بعد ازاں یہ خطبات خلیج جنگ کا بحران کے نام سے لندن سے اردو زبان میں شائع ہوئے اور انگریزی زبان میں کینیڈا سے۔ اس کتاب کو دنیا بھر کے سیاسی رہنماؤں کو پیش کیا گیا تاکہ وہ عالمی سیاست کو زیادہ بہتر سمجھ سکیں اور دنیا میں قیام امن آسان تر ہو سکے۔ اب ہم زاہد ملک صاحب کا یہ چار روزہ آزاد کویت کا دورہ دوستی کے ناطے ان سے اجازت لئے بغیر الفضل میں اپنے قارئین کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہی نہیں بلکہ اس بات کا یقین ہے کہ زاہد ملک صاحب اس بات کو پسند کریں گے کہ ان کی باتوں کو وسیع سے وسیع حلقہ تک پہنچایا جائے۔ خاص طور پر ایسی باتوں کو جنہیں جاننے کا عام طور پر بیرونی ممالک کے دوستوں کو یا تو موقع ملتا ہی نہیں یا ملتا ہے تو بہت کم۔ کویت کے ساتھ کیا ہوا۔ کویت نے اسے کس طرح برداشت کیا۔ کویت نے اپنی تعمیر نو میں کس طرح ہمت اور لگن سے کام لیا۔ یہ ساری باتیں اور بہت سی اور آپ کو زاہد ملک صاحب کے اس "سفرنامہ" میں ملیں گی۔

نسیم سیفی

۲۰۔ اگست صبح نو بجے کے قریب جب میں کویت پہنچا تو وہاں کا درجہ حرارت ۴۸ سینٹی گریڈ تھا جب کہ ایک دن قبل محکمہ موسمیات کے مطابق کویت دنیا کا گرم ترین ملک تھا۔ کل وہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۵۱ سینٹی گریڈ تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ اس سے قبل اس سے بھی زیادہ گرمی پڑ چکی ہے۔ جولائی ۱۹۸۷ء میں عید الاضحیٰ کے مبارک موقعہ پر درجہ حرارت ناپنے والے آلے میں پارہ گرمی سے ہانپ رہا تھا۔ اس دن کویت کا درجہ حرارت ۵۳ سینٹی گریڈ تھا۔ جب کہ ریکارڈ شدہ تاریخ کے مطابق دنیا میں اب تک سب سے زیادہ گرم ترین دن ۱۳۔ ستمبر ۱۹۹۲ء تھا۔ اس دن گرم مزاج کرنل قذافی کے لیبیا کے صحرا میں عزیزیہ کے مقام پر درجہ حرارت ۸۵ سینٹی گریڈ تھا۔

موسموں کا بلاشبہ انسان اور اقوام کے مزاج پر اثر پڑتا ہے۔ مثلاً پاکستان کے بعض علاقوں میں جہاں موسم گرما میں گرمی اور موسم سرما میں سردی زوروں پر ہوتی ہے وہاں کے متعلق بعض غیر ملکیوں کا کہنا ہے کہ وہاں کے لوگوں کی آدھی زندگی اپنے آپ کو موسموں کی شدت سے بچانے اور باقی آدھی زندگی اپنے آپ کو ٹانگیں کھینچنے والوں سے بچانے میں گذر جاتی ہے۔

یہ کویت میں میرا پہلا دن تھا۔ میں نے ہوٹل میں سامان رکھتے ہی ڈرائیور سے کہا چلو شہر کا ایک چکر لگاتے ہیں۔ گاڑی کا ڈرائیور رؤف علی بنگلہ دیشی تھا۔ ٹوٹی پھوٹی اردو میں کہنے لگا کہ صاحب شہر میں بہت گرمی ہوگا۔ میں نے کہا میں (ایئر کنڈیشنڈ) گاڑی سے باہر نہیں نکلوں گا لیکن گاڑی میں بیٹھے بیٹھے بس شہر کا ایک چکر لگانا چاہتا ہوں لیکن بعد میں دوپہر کے عین بارہ بجے کے قریب جب گرمی کی شدت کی وجہ سے دوکانوں کے شٹر نیچے گرائے جانے لگے۔ میں گاڑی سے نیچے اتر کر رؤف علی کو ساتھ لے کر ایک دو بازاروں میں پیدل بھی گھوما پھرا۔ میں نے دیکھا لوگ ٹھنڈے منرل واٹر کی بوتلیں منہ کو لگائے ادھر ادھر تیزی سے آجا رہے تھے اور سن سٹروک سے بچنے کے لئے دوکانوں کے سایہ دار برآمدوں میں سے گذر رہے تھے۔ پورا کویت ہی پسینے میں شرابور نظر آرہا تھا۔ کوئی آدھ پون گھنٹے کے بعد جب میں نے اپنی گردن پر سورج کی شعاعوں سے تپش اس قدر زیادہ محسوس کی کہ مجھے خدشہ ہونے لگا کہ اگر میں جلد گاڑی میں نہ بیٹھ گیا تو سن سٹروک کے مریضوں میں ایک اور مریض کا اضافہ ہو جائے گا۔ میں نے رؤف علی سے کہا چلو واپس ہوٹل چلتے ہیں۔

آزاد کویت کی تعمیر نو میں نے آج کل دنیا کے اس گرم ترین علاقہ میں موسم کی تباہ کن شدت کا اس لئے ذکر کیا تاکہ قارئین کرام کو معلوم ہو سکے کہ اس مخصوص پس منظر کے باوجود پر عزم اور بااعتماد کویتیوں نے اپنے امیر عزت مآب شیخ جابر الاحمد' الجابر الصباح کی قیادت میں ۲۔ اگست ۱۹۹۰ء کو عراق کے غاصبانہ قبضہ اور عراقی فوجوں کے ہاتھوں کویت کی تباہ کاری کے بعد جس طرح کویت از سر نو تعمیر کیا ہے وہ کس قدر ایک منفرد اور حیرت انگیز کارنامہ ہے۔

عراق کے کویت پر حملے سے پہلے کویت کی غیر معمولی ترقی اور لاثانی خوشحالی کو "کویت کے صحراؤں میں معجزہ" قرار دیا جاتا تھا۔ یہاں سیال سونے (تیل) کی سنہری چمک کویت کے ہر در و دیوار اور ہر کویتی کے چہرے پر دیکھی جا سکتی تھی۔ کویت کے موٹر ویز' جگ مگ جگ مگ کرتے شاپنگ سینٹر' عالیشان رہائشی مکان اور سڑکوں پر دوڑتی بڑی بڑی فورڈ' مرسڈیز اور بیوک گاڑیوں کو امریکیوں جیسے غیر ملکی سیاح رشک کی نظر سے دیکھا کرتے تھے۔ حقیت میں اس وقت کا کویت ایک لحاظ سے ارضی جنت سے کم نہ تھا۔ کویت ایک پر امن خطہ تھا۔ ایک ایسا ملک جس کے کسی قسم کے جارحانہ یا توسیع پسندانہ عزائم نہ تھے۔ اگست ۱۹۹۰ء سے پہلے کا کویت اسلامی امہ کا محسن تھا۔ عراق بھی کویت سے فیض یاب ہوتا رہا۔ ایک اندازے کے مطابق آٹھ سالہ ایران' عراق جنگ کے دوران امیر کویت نے عراق کی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے اور وہاں کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنے عرب بھائی کی تقریباً ۲۰ بلین امریکی ڈالر کی مدد کی (اور تقریباً اتنی ہی خطیر رقم سعودی عرب نے عراق کو دی) اس وقت کس کو معلوم تھا کہ ان دو محسن عرب ممالک کی یہ فراخدلانہ امداد عراق کے "مرد آہن" بالآخر ان ہی ممالک کے خلاف استعمال کریں گے۔

بھارتی سفیر کی سرگرمیاں پریم سنگھ بڑی محترم شخصیت ہے۔ پتلے فریم کی عینک لگانے والا پریم سنگھ کویت میں بھارت کا سفیر ہے اور کویت کے سفارتی اور سماجی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہے۔ پریم سنگھ نے کویتی حکومت کو یقین دلا رکھا ہے کہ بھارت عراق کی جیلوں میں بند سات سو کے قریب کویتیوں کی رہائی کے لئے عراق میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کر رہا ہے۔ اس حوالے سے پریم سنگھ آئے دن کویتی اخبارات کو انٹرویو دیتا رہتا ہے اور کویتیوں کو صورت حال سے باخبر رکھتا ہے۔ اس کے انٹرویوز کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ بھارت بڑے مربوط طریقہ سے کام کر رہا ہے۔ پریم سنگھ کی اس طرح کی سرگرمیوں سے کویتی اسے اپنا دوست سمجھنے لگے ہیں اور پریم سنگھ کی کوششوں سے آج کویت' بھارت کی سالانہ تجارت ایک بلین امریکی ڈالر سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

کویت میں بعض پاکستانیوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ وہاں اب کی مرتبہ (۱۹۔ اگست) کو بنگلہ دیش کے بانی شیخ مجیب الرحمٰن کی برسی جس منظم طریقے سے اور بڑی دھوم سے منائی گئی ہے اس کے پیچھے بھی پریم سنگھ کا ہاتھ ہے۔ مجیب الرحمٰن جسے عزت و احترام سے بنگا بوندو کہا جاتا تھا کی برسی منانے کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں سینکڑوں بنگلہ دیشی اور بعض "دوسرے لوگ" شامل ہوئے۔ برسی کے موقعہ پر مقررین نے جو تقریریں کیں اس میں بنگالیوں پر پاکستانی فوج کی بربریت کی داستانیں سنائی گئیں اور کہا گیا کہ ایسے میں جب بہت سے بنگالی لیڈروں نے "غاصب فوج" سے سمجھوتہ کر لیا تھا۔ مجیب الرحمٰن چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔ اس واقعہ کا اشارۃً اس لئے ذکر کر دیا ہے تاکہ ہمارے پالیسی سازوں کو معلوم ہو سکے کہ بھارت کس طرح پاکستان کی خلاف مختلف محاذوں پر کام کر رہا ہے۔ میں نے کویت میں بنگا بوندو سوسائٹی کے صدر انجینئر خوندکر عبد الحنان سے ملاقات کرنے کی کوشش کی لیکن وقت کی کمی کے باعث ممکن نہ ہو سکا۔ ظاہر ہے کویت میں بھارت کی بڑھتی ہوئی موجودگی کا تمام تر کریڈٹ پریم سنگھ کو نہیں دیا جا سکتا اور اس قابل رشک صورت حال کا حقیقی کریڈٹ نئی دہلی میں بھارت کے پالیسی سازوں کو جاتا ہے جن کی بدولت آج کویت میں بھارتی ہر ہر جگہ بڑی تعداد میں نظر آتے ہیں۔ میں جس ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا اس کا زیادہ تر عملہ بھارتی تھا۔ کویت کے دیگر بڑے بڑے ہوٹلوں کی بھی یہی کیفیت بتائی گئی۔ کویت کی سڑکوں پر اور بازاروں میں گھومنے پھرنے سے ہر کھلی آنکھ وہاں بھارت کی موجودگی دیکھ سکتی ہے۔ بھارت کے چٹ پٹے کھانوں' سحر انگیز مصالحہ جات' خوشبودار باسمتی اور رومان پرور فلموں کے اشتہارات وہاں کے انگریزی اور عربی اخبارات میں بکثرت دیکھے جا سکتے ہیں۔ یوں بھارت نے کویت میں ایک طرف اپنی ثقافتی یلغار شروع کر رکھی ہے جب کہ دوسری طرف وہ سیاسی اور سفارتی محاذ پر بڑا متحرک نظر آتا ہے۔ اس کامیاب دو طرفہ بھارتی آپریشن کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اگست ۱۹۹۰ء سے پہلے کویت میں تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار (۱۸۰۰۰۰) بھارتی کویت کے مختلف شعبوں میں موجود تھے جب کہ آج ان کی تعداد سوا دو لاکھ سے اوپر بتائی جاتی ہے۔

پاکستان کا المیہ مجھے اپنی رپورٹ میں اصولاً پہلے پاکستان کا ذکر کرنا چاہئے تھا لیکن میں نے دانستہ پہلے بھارت کا ذکر اس لئے کیا ہے تا

کہ قارئین کرام کو اس کی روشنی میں کویت میں پاکستان کی صورت حال کا تقابلی جائزہ لینے میں مدد مل سکے۔

پاکستان میں بھی اکثر لوگ ایک دوسرے سے یہ سوال کرتے ہیں اور اپنے آپ سے بھی پوچھتے ہیں کہ اگست ۱۹۹۰ء کے المیہ میں پاکستان نے کویت، سعودی عرب اور دیگر اتحادی ممالک کا مکمل اور بھرپور ساتھ دیا اور سعودی عرب کے دفاع کے لئے اپنے دس ہزار فوجی بھی وہاں بھیجے لیکن یہ سب کچھ کرنے کے باوجود پاکستان ان ممالک میں اپنا وہ مقام نہیں بنا سکا اور پاکستان اتحادی فوجوں بلکہ حق اور سچ کا ساتھ دینے کے باوجود وہ ثمرات حاصل نہیں کر سکا جو کہ بعض دیگر ممالک مثلاً مصر، ترکی وغیرہ نے حاصل کئے' ان ممالک نے اپنے کئی کئی بلین ڈالروں کے غیر ملکی قرضے معاف کرا لئے اور دیگر حوالوں سے "پسندیدہ اقوام" کا سا درجہ حاصل کر لیا۔

ایک صاحب نے جو کویت میں ۳۰ برس سے مقیم ہیں مجھے بڑے دکھ بھرے لہجہ میں بتایا کہ کویت میں پاکستان کے حوالے سے چہ میگوئیاں شروع ہو گئی ہیں۔ بعض نوجوان کویتی تو یہ بھی کہتے ہیں کہ پاکستان ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپ رہا ہے۔ بدقسمتی سے میری پاکستانی سفیر سے ملاقات نہ ہو سکی۔ نہ میں نے ان سے ملاقات کی کوشش کی نہ ہی وہ ملاقات کے لئے میرے ہوٹل تشریف لائے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا کہ گزشتہ دنوں ان کو اخبارات میں پاک عراق تعلقات میں حالیہ گرم جوشی کے حوالے سے سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے مضامین اور ایڈیٹر کے نام خطوط کے ذریعے اس بڑھتی ہوئی تنقید کا اپنی دانست میں موثر اور بھرپور جواب دینے کی کوشش بھی کی اور اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے لیکن جب عراقی وزیر خارجہ اسلام آباد کے موسم برسات سے محظوظ ہو رہے ہوں اور دامن کوہ کی خنک ہواؤں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں تو ہمارے (شاعر) سفیر بیچارے کیا کر سکتے ہیں۔ یا دیگر سفارتی عملہ کس منہ سے کویتیوں کا سامنا کر سکتا ہے۔

کویت کی جائز توقعات

کویت میں میرے قیام کے دوران جو کچھ پاکستانیوں نے کھل کر اور بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا۔ وہی بات کویتیوں سے ملاقاتوں میں بھی سننے میں آتی تھی لیکن ظاہر ہے میزبان ملک کے شہریوں کا بات چیت کرنے کا ایک اپنا (محتاط) انداز ہوتا ہے۔ خاص طور پر حکومتی ترجمان اور سرکاری حکام تو بات چیت میں بہت ہی محتاط ہوتے ہیں اور ان کا انداز گفتگو تنقیدی نہیں ہوتا اور یہ لوگ اشاروں کنایوں میں بات کرنے اور اپنے مفہوم یا گلہ شکوہ بیان کرنے کے نازک فن میں مہارت رکھتے ہیں۔

میری کویت کی جن پالیسی ساز اور اعلیٰ اختیارات کی حامل شخصیات سے ملاقاتیں ہوئیں ان میں کویت کے وزیر اطلاعات جناب سعود ناصر السعود الصباح بھی شامل تھے۔ جناب سعود ناصر کا تعلق کویت کے حکمران خاندان سے ہے۔ کویت کے امیر اور ولی عہد و وزیر اعظم کے علاوہ وزیر دفاع اور اطلاعات حکمران خاندان سے ہیں۔ یوں وہ کویت کی چار اہم ترین اور طاقتور شخصیات میں شمار کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے مجھے اپنی شخصیت اور بات چیت سے بہت متاثر کیا۔ علاوہ ازیں ایک صحافی کی حیثیت سے اسی وزارت کے سیکرٹری سے بھی ملاقات رہی۔ ان سے ملاقات کے دوران مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ وہ برصغیر پاک و ہند کی سیاست اور یہاں کے سیاسی خاندانوں سے بخوبی واقف ہیں اور بعض ممالک میں کویت کے سفیر بھی رہے ہیں۔ اسی طرح اس وزارت کی خوش شکل اور خوش لباس ایڈیشنل سیکرٹری امل الحامد سے بھی دو تفصیلی ملاقاتیں رہیں۔ اس وزارت اور کویت ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر (KTV-2) جناب بستان جنہوں نے میرا تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا کے علاوہ جن دیگر افسران سے ملاقاتیں رہیں ان کا ذکر بعد میں کروں گا اس موقعہ پر میں جو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ سب شخصیات عراقی عزائم اور اس کی چالوں اور اس حوالے سے دیگر متعلقہ کارروائیوں سے بخوبی واقف ہیں اور ان کی دیگر مسلم ممالک سے کچھ جائز توقعات بھی ہیں۔ کویت اب بھی عراق سے کس قدر خائف ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

کافر و فاسق جن

کویت پر عراقی حملہ سے لوگ کس قدر خوفزدہ ہو گئے تھے اور اب بھی کس قدر خوفزدہ ہیں اس کا اندازہ اس ۹ سالہ عزیز نامی بچے کی داستان سے ہو سکتا ہے جسے ۳۔ اگست ۱۹۹۰ء کو یعنی کویت پر عراقی حملہ کے ایک دن بعد ایک جن چمٹ گیا تھا۔ بچہ عجیب و غریب حرکات کرنے لگا۔ وہ آنکھ جھپکنے میں ایسی ایسی اونچی جگہوں پر چڑھ جاتا تھا جہاں عام بچوں کا چڑھ جانا ناممکن تھا۔ بعض اوقات وہ اس قدر زیادہ کھانا کھا جاتا جو چار پانچ بالغ لوگوں کے لئے کافی ہوتا۔ سکول میں عزیز کے استاد کا کہنا تھا کہ بعض اوقات بچہ اپنے ڈیسک سے اچانک اٹھ کھڑا ہوتا اور اپنے استاد کو پکڑ کر اوپر ہوا میں اٹھا دیتا یعنی اس میں غیر معمولی طاقت آ جاتی تھی۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ عزیز کسی ایسی مرض کا شکار ہو چکا ہے جس کی کوئی تعبیر یا تشریح نہیں کی جا سکتی۔ میرے کویت میں قیام کے دوران عزیز کے والد اسے بحرین میں ایک بزرگ کے پاس لے گئے جس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ دم درود کر کے بچوں اور عورتوں کے جن نکال دیتا ہے۔ بزرگ آنکھیں بند کئے کچھ دیر کے لئے بلند آواز سے پڑھتے رہے۔ پھر انہوں نے حق کا نعرہ بلند کیا اور بچے کو ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔ کہا یہ عراقی جن تھا جو کافر و فاسق تھا۔ اب سیدھا بغداد جا کر اپنے استاذ (صدام) کے پاس دم لے گا۔ ۱۹۔ اگست کے اخبار عرب ٹائمز میں عراقی جن کا یہ واقعہ لیڈ یعنی سب سے بڑی خبر کے طور پر شائع ہوا۔ واقعہ کی حقیقت کیا ہے وہ تو اللہ بہتر جانتا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ کویت آج بھی عراق سے خوفزدہ نظر آتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پورے کویت کو کسی کافر و فاسق جن نے قابو کر رکھا ہے۔

پاکستان کے حوالے سے کوئی کویتی یہ نہیں چاہتا کہ پاکستان عراق سے اپنے تعلقات ختم کر دے اس کے برعکس مجھے یہ تاثر بھی ملا کہ اکثر کویتیوں کو عراق کے مظلوم، بے بس اور مجبور شہریوں سے ہمدردی ہے اور ان کو عراق کے ان غریب اور صدام حسین کے شکنجے میں جکڑے ہوئے مسلمان بھائیوں کی تکالیف اور ان کے مسائل کا پورا پورا احساس ہے۔ کویتیوں کی صرف یہ خواہش ہے اور ان کی یہ خواہش بالکل بجا ہے کہ جب تک عراق کویت کی بین الاقوامی سرحد کو تسلیم نہیں کرتا اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کویت پر اپنے اعلان کردہ حق کے دعوے کو واپس نہیں لیتا اور عراق کی جیلوں میں بند سات سو کے قریب معصوم کویتی شہریوں کو رہا نہیں کرتا اس وقت تک پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک بلکہ پوری دنیا عراقی قیادت پر اپنا دباؤ جاری رکھے اور ان کویتی بھائیوں کا یہ خدشہ بے بنیاد نہیں ہے کہ جب عراقیوں پر عالمی دباؤ ختم ہو گیا (جس کی کہ پاکستان کی موجودہ حکومت نے ابتداء کر دی ہے) تو پھر عراق کویت پر اپنے (نام نہاد) حق سے دستبردار نہیں ہو گا اور اپنے طور پر کویت کو اپنا ۱۹ واں صوبہ سمجھتا رہے گا۔

صحافی حضرات قدرے زیادہ بیباک ہوتے ہیں اور دو ٹوک بات کرتے ہیں۔ ۲۳۔ اگست کو کویت جرنلسٹس ایسوسی ایشن نے سمندر کے کنارے واقع اپنی عالیشان اور جدید سہولتوں سے آراستہ کلب بلڈنگ میں میرے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا۔ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل جن کا تعلق انگریزی روزنامہ عرب ٹائمز سے ہے اور ایسوسی ایشن کے ایک سرگرم رکن جناب خالد الایاب نے (جو کہ کویتی قیدیوں کی عراق سے رہائی کی قومی کمیٹی کے رکن بھی ہیں) کھل کر باتیں کیں اور ان خدشات کو نسبتاً واضح انداز میں چھیڑا جن کے متعلق میں اوپر ذکر کر چکا ہوں جب کہ نئے قائم شدہ کویتی سنٹر برائے ریسرچ و سٹڈیز کے صدر جناب پروفیسر عبداللہ الغنیم (سابق وزیر تعلیم) نے مجھے ساری صورت حال عقل و دلائل کی روشنی میں مدہم لیکن موثر انداز میں سمجھائی۔

پروفیسر عبداللہ الغنیم عالم عرب کے نامور سکالر اور محقق ہیں۔ انہوں نے اور ان کے رفقاء نے بڑی عرق ریزی اور مسلسل چھان بین سے دو حقائق کو ثابت کر دیا ہے: (الف) عراق کا یہ دعویٰ کہ کویت عراق کا حصہ رہا ہے بالکل باطل ہے۔ اور اس ضمن میں سنٹر نے بہت سے سینکڑوں برس پرانے مصدقہ نقشوں اور دیگر حوالہ جات کا سہارا لیا ہے اور (ب) عراق اپنی منصوبہ بندی کے تحت ۲۔ اگست ۱۹۹۰ء سے بہت پہلے کویت پر قبضہ کا فیصلہ کر چکا تھا۔ سنٹر کو ان انتہائی خفیہ (Top Secret) صدامی فرمودات سے بڑی مدد ملی ہے جو اتحادی طاقتوں کے قابض عراقیوں پر بھرپور حملے کے بعد کویت کی سر زمین سے بھاگنے والے فوجی افسروں کے پیچھے چھوڑے ہوئے ساز و سامان سے ملے۔ ظاہر ہے میری اس رپورٹ میں اس طرح کے بنیادی' اہم اور دور رس نتائج کے حامل سوالات کا جواب تلاش کرنے کی گنجائش نہیں ہے لیکن میں قارئین کرام کو یہ بتانا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں اس صورت حال کا قصور وار کوئی بھی ہو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کویت میں اگست ۱۹۹۰ء سے پہلے تقریباً ایک لاکھ کے قریب پاکستانی تھے جب کہ آج ان کی تعداد صرف ساٹھ ہزار کے قریب ہے!! میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی ہر ناکامی کو دوسروں کی سازشوں کے کھاتے میں ڈال کر خود سرخرو ہو جاتے ہیں۔ میں ہمیشہ سے یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح میں اپنی ذاتی ناکامیوں کا ذمہ دار خود ہوں اور میں اپنی ذاتی ناکامیوں کو اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کا شاخسانہ سمجھتا ہوں اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہماری قومی اور ملکی ناکامیوں کے ہم خود ذمہ دار ہوں۔

کویت کے امیر' وہاں کے ولی عہد اور وہاں کی حکومت کے علاوہ وہاں کے عوام بھی پاکستان سے بے پناہ محبت کرتے ہیں لیکن اگر ہم خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں تو کوئی دوسرا کیا کر سکتا ہے۔ اب مثلاً اگر ہم اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہماری پی پی پی کی موجودہ حکومت جس طرح جارح صدام کے عراق سے تعلقات بڑھاتی ہی جا رہی ہے اس سے کویت' سعودی عرب یا دیگر خلیجی ریاستوں میں کوئی منفی رد عمل نہ ہو گا تو اسے ہماری سادگی' کوتاہ بینی یا خود فریبی کے علاوہ

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربیا پر سے اقتصادی پابندیوں میں کمی

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے دو کے مقابلے میں ۱۱ ووٹوں کی اکثریت سے سابق یوگوسلاویہ کے علاقوں سربیا اور مونٹی نیگرو پر سے اقتصادی پابندیاں نرم کرنے کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ بوسنیا اور پاکستان نے اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب تک اصل مسئلہ حل نہ ہو جائے اقتصادی پابندیوں کو نرم کرنا صحیح نہیں ہے۔ اب سربیا اور مونٹی نیگرو کی فضائیہ اپنی پروازیں دوبارہ شروع کر سکے گی۔

سربیا پر سے پابندیاں ہٹانے کا مقصد اسے انعام دینا ہے کیونکہ سربیا نے بوسنین سرب علاقے سے اپنی سرحد بند کر دی ہے اور اس پر بین الاقوامی مبصرین تعینات کر دیئے ہیں جو سرحد پار کر کے بوسنین سربیا جانے والوں کی تلاشی لیتے ہیں تاکہ اسلحہ یا ہتھیار بوسنین سربیا نہ لے جائے جا سکیں۔

جب سے بوسنین سرب خود مختار ریاست نے پانچ بڑے ملکوں کا پیش کردہ امن سمجھوتہ رد کیا ہے اس کے بعد سے سربیا نے بوسنین سربوں کی امداد سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ بوسنین سربوں کی سپلائی کا بڑا ذریعہ سربیا ہی ہے۔ سربیا نے بوسنین سربوں کے ساتھ ملنے والی اپنی سرحد بھی بند کر دی ہے اور بوسنین سربوں پر زور دیا ہے کہ وہ پانچ ملکی امن سمجھوتہ قبول کر لیں۔ لیکن بوسنین سرب ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے امن سمجھوتہ قبول کرنے سے مسلسل انکار کر رہے ہیں۔

☆ ○ ☆

برما کی خاتون لیڈر کی رہائی کی امید

برما کی اپوزیشن لیڈر آنگ سان سوئی کائی کی گھر میں نظربندی سے رہائی کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ یہ اندازہ اس غیر معمولی ملاقات سے لگایا گیا ہے جو ان کی برما کی فوجی لیڈروں سے ہوئی ہے۔

نوبل امن پرائز جیتنے والی خاتون لیڈر کی ۵ سال قبل گرفتار ہونے کے بعد فوجی حکمرانوں سے یہ پہلی ملاقات ہے۔ پانچ سال میں وہ پہلی بار گھر سے نکلی ہیں۔

ڈاکٹر ریواتا دھما' جو ایک بدھ مذہبی لیڈر ہیں نے اس ملاقات کا انتظام کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک طویل سفر کا آغاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ فوجی حکمران خاتون لیڈر کو جلد رہا کر دیں گے۔ اگر حکمران اس سے بار بار مل کر بات چیت کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کو اس طرح قید نہیں رکھ سکتے۔

خاتون لیڈر کی فوجی حکومت کے دو اہم ترین افراد یعنی انٹیلی جنس کے چیف اور ملک کے سربراہ جنرل تھان شوے سے ملاقات کو غیر معمولی دلچسپی سے نوٹ کیا گیا۔ اخبارات نے اس ملاقات کی بڑی بڑی خبریں شائع کیں۔ خاتون لیڈر کی ملاقات کی تصاویر نمایاں طور پر شائع کی گئیں۔ سرکاری ذرائع نے اس بارے میں کوئی تفصیل بیان نہیں کی کہ ملاقات میں کیا بات ہوئی۔ یہ ملاقات دو گھنٹے جاری رہی تھی۔ تاہم مسٹر دھاما کا خیال ہے کہ فوجی حکومت مادام سوئی کائی کی جمہوری جدوجہد کو تسلیم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملاقات سے پہلے دونوں اطراف سے کوئی شرط عائد نہیں کی گئی اور مزید ملاقاتوں پر بھی اتفاق کیا گیا ہے۔

اپوزیشن لیڈروں کا کہنا ہے کہ ملاقات میں مادام کائی کی رہائی زیر بحث نہیں آئی۔ اگرچہ ان ملاقاتوں کا منطقی نتیجہ ان کی رہائی ہو سکتی ہے۔

برما کے فوجی حکمرانوں نے ماضی میں مادام کائی پر یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ اگر ملک سے چلی جائیں اور سیاست چھوڑ دیں تو ان کو رہا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن خاتون لیڈر نے اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس سال کے شروع میں برما کے فوجی حکمرانوں نے اعلان کیا تھا کہ مادام کائی کو اگلے سال تک رہا نہیں کیا جائے گا۔

ڈاکٹر دھاما جو اس ملاقات کے محرک بنے ہیں مادام کائی کو اس وقت سے جانتے ہیں جب وہ گیارہ سال کی تھیں اور نئی دہلی میں رہتی تھیں۔ دوسری طرف فوجی حکومت بھی ان کا احترام کرتی ہے۔

مسٹر دھاما مانچسٹر برطانیہ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ نومبر میں دوبارہ واپس آئیں گے اور ان سے ملیں گے تاہم انہوں نے کہا کہ سیاست میں میرا کام مکمل ہو گیا ہے۔

اگرچہ بدھ لیڈر نے امید دلائی ہے۔ مگر اپوزیشن کے ذرائع کو یہ بھی خوف ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے قریب آ کر یہ ملاقات کرنا کہیں کوئی دھوکہ ہی نہ ہو۔ کیونکہ برما کی فوجی حکومت ہر سال انسانی حقوق کی پامالی کے جرم میں عالمی برادری کی تنقید کا ہدف بنتی ہے۔

ہیٹی کی افواج کو غیر مسلح کرنا

امریکی افواج نے ہیٹی کے اہم مقامات کو اپنے قبضے میں لینے کے بعد اب ہیٹی کی مسلح افواج کو غیر مسلح کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہیٹی کے فوجی سربراہ کو امریکنوں نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اب سویلین لوگوں کی مارپیٹ کا سلسلہ بند ہو جانا چاہئے۔

امریکی فوجوں کے کمانڈر جنرل شیلٹن اور ہیٹی کی افواج کے سربراہ جنرل میڈراس کے درمیان طے پانے والے ایک معاہدے کے تحت بھاری ہتھیاروں کی کمپنی کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اس یونٹ کے تمام ہتھیار جن میں ۶۰ اینٹی ائرکرافٹ توپیں ۶ بکتربند گاڑیاں اور دیگر ہتھیاروں کو استعمال کے ناقابل بنا دیا گیا ہے۔

۲۰۰ فوجیوں پر مشتمل بھاری ہتھیاروں کی کمپنی ۷ ہزار فوجیوں پر مشتمل ہیٹی کی فوج کا سب سے اہم دستہ شمار ہوتا تھا۔ یہ لوگ زیادہ تربیت یافتہ تھے اور زیادہ بہتر ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ ہیٹی کے عوام پر اس کمپنی کی خاصی دہشت چھائی ہوئی تھی۔

ہیٹی کے ایک ڈرائیور نے کہا کہ اب میں سکون کی نیند سو سکتا ہوں کیونکہ اب مجھے یہ خطرہ نہیں ہے کہ فوج کے لوگ کسی بھی وقت زبردستی میرے گھر میں آ گھسیں گے۔

امریکہ اس کوشش میں ہے کہ ہیٹی کی فوج کو غیر مسلح کر کے اسے بھی پانامہ کی طرح غیر فوجی ملک بنا دیا جائے۔ لاطینی امریکہ کے ان ممالک میں آئے دن کے فوجی انقلابوں کا امریکہ نے یہی حل نکالا ہے کہ ان ملکوں کی فوجیں ہی ختم کر دی جائیں۔ پانامہ کے بعد ہیٹی میں یہ کام اب جاری ہے اور بعض دیگر ممالک کے بارے میں بھی امریکہ اسی پالیسی کا حامی ہے۔

☆ ○ ☆

روانڈا میں پھر قتل عام

روانڈا کی موجودہ حکومت کے بار بار کے تسلی آمیز دعووں کے باوجود خدشات درست ثابت ہو گئے ہیں۔ روانڈا میں ٹٹسی قبائل کے لوگوں کی طرف سے ہوتو قبائل کے قتل عام کے بعض واقعات کی خبریں ملی ہیں۔ تشدد کی اس تازہ لہر کے بعد روانڈا کے مہاجرین کی اپنے وطن واپسی رک گئی ہے۔

روانڈا میں چند ماہ پیشتر تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت ان معنوں میں ہوئی کہ چند دن کے اندر قریباً اڑھائی لاکھ افراد گھر بار چھوڑ کر ہمسایہ ممالک جا پہنچے۔ اس کے بعد اور بھی بڑی تعداد میں "ہوتو" قبیلے کے لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر ہمسایہ ممالک میں چلے گئے۔ حتیٰ کہ روانڈا کی دو تہائی آبادی ملک چھوڑ گئی۔

روانڈا کی حکومت نے جو اب ٹٹسی قبائل پر مشتمل ہے مہاجرین کو واپس آنے کو کہا تھا اور یہ یقین دہانیاں کرائی تھیں کہ ان کو ان کے ملک میں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اس وقت بھی روانڈا کے عام لوگوں کو ان یقین دہانیوں پر اعتبار نہیں آیا تھا۔ اور اب حالیہ قتل عام نے ان خدشات کو حقیقت کا روپ دے دیا ہے۔

☆ ○ ☆

ایرانی حزب اختلاف / امریکہ

امریکی کانگرس کے دو اراکین نے امریکی حکومت پر تنقید کی ہے کہ وہ ایرانی اپوزیشن سے ملاقات سے انکار کر رہی ہے۔ امریکی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ ایرانی گروپ دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔

امریکی کانگرس کے اراکین رابرٹ ٹارسیلی جو نیوجرسی کے ڈیموکریٹ ہیں اور ڈان برٹن جو انڈیانا کے ری پبلیکن ہیں' نے امریکی دفتر خارجہ پر زور دیا ہے کہ وہ ایرانی حزب اختلاف کے اراکین سے بات چیت کرے اور اس کے بغیر ایران کے بارے میں اپنی رپورٹ کو آخری شکل نہ دے۔

دونوں افراد نے ایک پریس کانفرنس میں کانگرس کے ۹۸۔ اراکین اور سینٹ کے ۱۲۔ اراکین کے دستخطوں سے جاری شدہ ایک خط دکھایا جس میں کہا گیا ہے کہ کانگرس میں پیش کی جانے والی رپورٹ اس وقت تک موثر نہیں ہو گی جب تک وہ ایرانی حزب اختلاف سے براہ راست بات چیت نہیں کرتے۔

امریکی حکومت کا خیال ہے کہ اس گروپ سے بات چیت کا اس لئے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ایران میں ان کو بہت معمولی سی حمایت حاصل ہے۔

☆ ○○○ ☆

بقیہ صفحہ ۳

بھی گر جاتی ہے۔ اور اس کا بھی نوزائیدہ بچے کی صحت پر بھی برا اثر ہوتا ہے۔

ہم اپنے آپ کو Passive Smoking سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟ میرے خیال میں بہتر طریق یہ ہے کہ گھر پر بچے اپنے والدین کو سگریٹ نوشی سے منع کریں۔ اگر وہ Public Places پر سگریٹ نوشی کریں تب بھی ان کو منع کرنا چاہئے۔ ان کو یہ بتانا چاہئے کہ ہماری صحت خطرے میں ہے۔

ہمیں اپنی صحت کی حفاظت کرنی ہے- اس کے ساتھ ساتھ ایسا کرنے سے ہم ماحول کو آلودگی سے بھی بچا رہے ہونگے- آپ کو چاہئے کہ فوری طور پر مصروف عمل ہو جائیں-

(ڈان-۱۵- ستمبر ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۳

تک- حضرت امام نے ان پر جس طور پر استاد کی عظمت کو برقرار رکھنے کا اہتمام کیا وہ اس حقیقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کے امام استاد شاگرد کے رشتہ کو کس شکل میں دیکھتے تھے- اسی طرح حضرت امام جماعت ثانی نے اپنے روحانی استاد حضرت امام اول حضرت مولوی نور الدین صاحب جن سے آپ نے قرآن کریم اور حدیث بخاری بھی سبقاً سبقاً پڑھی تھی- ان کا جب بھی ذکر فرماتے تو "استاذی المکرم" کے القاب استعمال فرماتے- مجھے اس بات کا فخر اور شرف حاصل ہے کہ جماعت کے موجودہ امام حضرت امام رابع بھی اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے- خاکسار جس سے چند سال آپ نے سکول میں پڑھا تھا- اپنے اس ناچیز اور لاشے استاد کو بالعموم اسی لقب "استاذی المکرم" سے یاد فرماتے ہیں-

خاکسار کے نزدیک ہماری جماعت- جماعتی طور پر- جس طرح اپنے اساتذہ کا ادب و احترام کرتی ہے- وہ ہماری پہچان بن چکا ہے- میں گورنمنٹ سروس چھوڑ کر- حضرت امام ثانی کی خواہش اور ارشاد پر قادیان (دسمبر ۲۹) میں آنے لگا تو میرے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کے ایک استاد- محترم مولوی عبدالحمید صاحب ایم اے جن سے ان کی کرکٹ سے رغبت کی وجہ سے خاص تعلقات قائم ہو گئے تھے- مجھ سے کہا کہ اگر میں گورنمنٹ سروس میں ہی رہوں تو یقیناً ڈائریکٹر ہو کر ریٹائر ہوں گا (اور ان دنوں سارے پنجاب میں ایک ہی ڈائریکٹر (D.P.I) ہوا کرتا تھا)- میں نے ان کی دلچسپی اور ہمدردی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا- کہ اگر میں سلسلہ کی خدمت میں جا چکا- تو اللہ کے فضل سے ڈائریکٹر سے بھی زیادہ عزت پاؤں گا- اور نیک نیتی سے بلا ارادہ منہ سے نکلی ہوئی- یہ بات جس طرح سچ ثابت ہوئی اور ہو رہی ہے میرے لئے وہ باعث شرف و افتخار ہے-

سب تعریف اللہ کے لئے ہے-

بقیہ صفحہ ۵

اور کیا کہا جا سکتا ہے- کویت میں چار دن قیام کے دوران میں درجنوں اہم پاکستانیوں سے بھی ملا- کویت کے معروف روزنامہ کویت ٹائمز کے ایڈیٹر انچیف سے ان کے دفتر میں ملاقات کے دوران انہوں نے از راہ کرم اپنے اخبار میں کام کرنے والے چند سینئر صحافیوں کو بھی بلا لیا اور انہوں نے کمال خیر سگالی کے جذبات کے تحت روزنامہ کویت ٹائمز کے دوسرے دن کے شمارے میں میری تصویر اور دورہ کویت کی خبر شائع کر دی جس کے نتیجہ میں بہت سے پاکستانیوں کو کویت میں میری موجودگی کا علم ہو گیا اور یوں ہوٹل میں میرا کمرہ ایک چھوٹے سے پاکستان کی حیثیت اختیار کر گیا- میرے کمرے میں آنے والے میرے آبائی شہر سیالکوٹ اور میرے گاؤں (جیٹھی کے) دوست احباب سرفہرست تھے-

میرے لئے یہ امر حیران کن تھا کہ ملاقات کے لئے آنے والے تقریباً تمام کے تمام پاکستانی دوستوں نے از خود یعنی بغیر میری طرف سے کسی سوال کے پاک عراق تعلقات میں حالیہ گرم جوشی کا ذکر کیا اور پاک عراق تعلقات میں اس ناقابل فہم اچانک قربت کو کویت میں اپنے مستقبل کے حوالے سے تباہ کن قرار دیا- بعض پاکستانیوں نے جو کہ پورے خلیج کے معاملات اور وہاں کے انداز فکر سے باخبر نظر آتے تھے یہ بھی کہا کہ کاش وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو سعودی عرب کویت، متحدہ عرب امارات اور خلیج کی دیگر ریاستوں میں کام کرنے والے تقریباً بیس لاکھ پاکستانیوں کے مستقبل کا خیال ہوتا- ایک نوجوان اور پُر جوش ملاقاتی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ "اگر یہ ۲۰ لاکھ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں سے ان کا ذریعہ معاش چھن گیا اور وہ وطن واپس آنے پر مجبور کر دیئے گئے تو کیا محترمہ کو اس بات کا علم نہیں کہ اس سے ملک کی معیشت پر کیا اثرات مرتب ہوں گے-

(ہفت روزہ حرمت اسلام آباد ۸- ستمبر ۱۹۹۴ء)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۶۰

I Mrs Ani Nurzehan dedi w/o Dedi Junaedi

پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- (۱) زمین برقبہ ۱۶۱ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی ۴,۴۰۰,۰۰۰ روپے اور حق مہر ۲۵۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۴,۴۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ

Mrs Ani Nurzehan dedi

گواہ شد نمبر ۱

H E Jarkasih s/o E Ruchimat

گواہ شد نمبر ۲

R' Ma 'mur s/o R H Idris انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۶۱

I Dedi Junaedi s/o Mahfud Zaeni

پیشہ تجارت عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳/۲-۷-۵-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- کار ماڈل ۱۹۶۱ء مالیتی ۱۰۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Dedi Junaedi انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱

H E Jarkasih s/o E Ruchimat

انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲

R Ma Mur s/o R. H-Idris

انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۶۲

I Suhaimi Karim s/o Abdul Karim

پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت ۴۹-۵-۲۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳/۲-۷-۵-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- مکان برقبہ ۶۰۷ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۷۴۵۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۵۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد Suhaimi Karim انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱

Ruatam s/o Adenan

انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲

Uwen Djuwaeni s/o M Saad

انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۶۳

I Mrs Euis sukaesih w/o Mamat Rachmat

پیشہ ٹیچر عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۸۱-۱-۹ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳/۲-۷-۵-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- حق مہر ۲۲۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ٹیچر مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs Euis Sukaesih

انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ MaMat Rachmat

انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲

A Kosasih s/o B·Markayim

انڈونیشیا

بقیہ صفحہ ۱

اس سال بھی وہ وظیفہ لے تو بجائے اس کے کہ یہ لوگ اس مال- اس دولت- اس بزرگی اور برتری اور عیش و تنعم کے سامان سے فائدہ اٹھائیں اور یہ خیال کریں کہ وہ خدا جس نے بغیر کسی قسم کی محنت کے- بغیر کسی قسم کی مشقت کے- اس قدر انعامات ہم پر کئے ہیں اگر ہم اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے تو کس قدر انعامات حاصل ہوں گے- ان لوگوں نے اسی قدر پر قناعت کر لی ہے-

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے یہ آزمائشیں مصائب کے رنگ میں ہوتی ہیں-

(از خطبہ ۲۸- اپریل ۱۹۱۶ء)

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں-
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 04524-211283 فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 27- ستمبر-1994ء
دن کو دھوپ سے گرمی کا احساس ہوتا ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت اور فوج میں مکمل یکجہتی ہے اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ حقائق کا سامنا کرے۔ حیدر آباد میں سندھ رجمنٹ کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم دفاعی ضروریات کو اولین اہمیت دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا غیر ملکی سرمایہ کاری سے معیشت پر انقلابی اثر پڑے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بہت جلد موجودہ حکومت سے نجات ملنے والی ہے۔ حکومت کے لئے کوئی سہارا باقی نہیں رہے گا۔ انہوں نے اپنے کارکنوں سے کہا کہ ۲۹۔ ستمبر کا یوم احتجاج اس شان سے منانا ہے کہ اقتدار کا محل زمین بوس ہو جائے۔ یہ جہاد کا وقت ہے۔ آرام کا نہیں۔ ہمارے پر جوش کارکنوں کی فوج کے سامنے حکومت کسی صورت نہیں ٹھہر سکے گی کارکنوں کے خلاف کارروائیاں اور ان کے گھر والوں کو پولیس کے ذریعے تنگ کرنا قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کارکنوں کو تلقین کی کہ عارضی مشکلات برداشت کریں ان کی قربانیاں رنگ لائیں گی۔

○ ایک اخبار نے یہ خبر دی ہے کہ پنجاب کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۹۔ ستمبر کو جلسے جلوسوں پر پابندی ہو گی قانون ہاتھ میں لینے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔ جن اپوزیشن اراکین کے خلاف مقدمات درج ہیں ان کو بھی گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے اجلاس کو جاری قرار دیتے ہوئے گذشتہ روز زبردستی ایوان کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی لیکن ایوان کے تمام دروازے بند تھے۔ جس پر تمام اراکین قائمقام قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی کی قیادت میں سیکرٹری اسمبلی کے کمرہ میں پہنچے اور بتایا کہ ہمارے ۸۵۔ اراکین موجود ہیں اور کارروائی میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ ہم کسی غیر قانونی التوا کو نہیں مانتے۔ سیکرٹری اسمبلی نے جواب دیا کہ سپیکر اسمبلی کے اندر موجود ہیں آپ کے اعتراضات کا حل ان کے پاس ہے۔ اگر ان سے مطمئن نہ ہوں تو پھر عدالت سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اجلاس کا التوا حکومت اور اپوزیشن کے درمیان افہام و تفہیم کا موقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپوزیشن اجلاس بلانے میں مخلص نہیں تو پھر وزیر اعلیٰ گورنر کو اجلاس ختم کرنے کا مشورہ دیں گے۔ اگر اسمبلیاں چلنے نہ دی گئیں تو جمہوریت بھی نہیں چل سکے گی۔ لیکن میں اس میں فریق نہیں بنوں گا۔ مسٹر رامے نے سوال کیا کہ یہ لوگ الیکشن منصفانہ نہ ہونے کا الزام کس پر لگا رہے ہیں؟ کیا ان کا الزام فوج پر ہے جس نے الیکشن کرائے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن نے معین قریشی کے الیکشن کو منصفانہ قرار دیا تھا۔

○ پنجاب اسمبلی کا اجلاس جاری ہے یا ختم ہو چکا ہے۔؟ اس بارے میں ایک نئی آئینی و قانونی بحث چھڑ گئی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ سپیکر نے کارروائی کی تکمیل کے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا ہو۔ شق نمبر ۱۰۹ کے مطابق اسمبلی کا جو اجلاس گورنر بلاتا ہے اسے صرف گورنر ہی برخاست کر سکتا ہے۔

○ گذشتہ روز پنجاب اسمبلی کے اجلاس کے دوران سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے۔ اسمبلی کے ارد گرد بھاری تعداد میں مسلح پولیس کے علاوہ کچھ اراکین اسمبلی کے مسلح محافظ بھی موجود تھے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے کہا ہے کہ پورے لاہور کی پولیس کی موجودگی کے باوجود حکمرانوں کو اسمبلی میں آنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ مسٹر پرویز الٰہی اور ذوالفقار علی کھوسہ نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ کارکنوں کے خلاف مقدمات کی واپسی تک مذاکرات نہیں ہوں گے۔

○ سینٹ میں امریکی وفد کے ساتھ سرمایہ کاری پر تبصرہ کرتے ہوئے اپوزیشن کے ارکان نے امریکی وفد کو ایسٹ انڈیا کمپنی سے تشبیہ دی۔ حکومتی اراکین نے کہا کہ امریکی وفود کے ساتھ معاہدوں پر حکومت مبارکباد کی مستحق ہے۔ اپوزیشن کے ارکان نے کہا کہ یہ یہودیوں کی طرف سے بچھایا جانے والا جال ہے۔ پروفیسر خورشید نے مطالبہ کیا کہ ان معاہدوں کی شرائط سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے بارے میں کتاب لکھ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم بھٹو کو جنرل یحییٰ خان نے اقتدار حاصل کرنے پر مجبور کیا کیونکہ ان کے خیال میں اگر مجیب الرحمان کو اقتدار ملا تو وہ ساری دولت بنگلہ دیش منتقل کر دیں گے پھر نہ ملک رہے گا اور نہ فوج۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بھٹو مرحوم حمود الرحمٰن کمیشن کی رپورٹ شائع کرنا چاہتے تھے مگر فوج نے اس کی اجازت نہ دی۔

○ نٹنگ گارمنٹس کی صنعت کو زبردست بحران کا سامنا ہے گارمنٹس کی برآمدات آدھی رہ گئی ہیں۔ فیکٹریاں بند ہونے سے ہزاروں خواتین کا روزگار متاثر ہو رہا ہے۔ دھاگے کے نرخوں میں اضافہ بحران کا سبب بنا ہے۔ صنعت کاروں نے دھاگے کی قیمت میں کمی اور ری بیٹ کا سابقہ نظام بحال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ حکومت نے خصوصی عدالت میں درخواست کی ہے کہ ایل ڈی اے پلاٹ کیس میں نواز شریف کو طلب کیا جائے۔

○ ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین میں حوالاتیوں نے جیل کے عملہ پر حملہ کر دیا۔ وارڈن سمیت ۸۔ افراد زخمی ہو گئے۔ ایک قیدی کو چکی میں بند کرنے کا حکم دیا گیا تو حوالاتی مشتعل ہو گئے۔ اور ملازمین پر اینٹوں کی بارش کر دی۔

○ پاکستان نے بھارت سے سفارتی ضابطہ اخلاق کی سنگین خلاف ورزیوں پر شدید احتجاج کیا ہے۔ پاکستان نے الزام لگایا ہے کہ بھارت نے ۱۷۔ اگست ۱۹۹۲ء سے اب تک سفارتی ضابطہ اخلاق کی ۲۰۔ خلاف ورزیاں کی ہیں۔ قومی اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ ہم اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کشمیر قرارداد سے کسی قیمت پر دستبردار نہیں ہونگے۔ یہ ہماری بقا و سلامتی کے مسئلہ ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ بہتر تعلقات کے لئے ہم مذاکرات پر تیار ہیں۔

○ کابل یونیورسٹی پر راکٹوں کے حملے سے ۱۰۔ پروفیسر ہلاک ہو گئے یہ یونیورسٹی دو سال کی بندش کے بعد کھولی گئی تھی۔

○ کراچی میں حملہ آوروں کی اندھا دھند فائرنگ سے ڈی ایس پی اور ان کا ڈرائیور ہلاک ہو گئے۔ ڈی ایس پی کھتیان تیمور یہ اپنی رہائش گاہ سے دفتر روانہ ہو رہے تھے کہ سڑک کے کنارے پر مورچہ بند افراد نے ان کی گاڑی پر اندھا دھند گولیاں برسا دیں۔ جائے حادثہ سے ۸۵۔ خول برآمد ہوئے ہیں۔ پولیس افسر کی نماز جنازہ میں وزیر اعلیٰ سندھ نے بھی شرکت کی۔

○ قومی اسمبلی نواز لیگ کے رکن اسمبلی زہیر اکرم ندیم نے پہیہ جام ہڑتال کا بائیکاٹ کر دیا اور اپنا استعفیٰ واپس لینے کا اعلان کیا انہوں نے کہا حالات احتجاجی سیاست کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے ۷۰۔ فیصد اراکین نواز شریف کی احتجاجی سیاست کے حق میں نہیں ہیں۔ جمہوری نظام کی بقا کے معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ چوہدری پرویز الٰہی نے ایوان میں گندی زبان استعمال کر کے اپوزیشن لیڈر کے وقار کو مجروح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تخریبی سیاست جاری رہی تو آئندہ کوئی حکومت کام نہیں کر سکے گی۔

○ نصرت فتح علی خان کی قوالی کے خلاف بنوں کے تعلیمی اداروں میں ہڑتال کی گئی۔

مفید اور موثر دوائیں
• تریاق اطفال • نورِ نظر • زوجام عشق
• مفرح اعظم یاقوتی • لبوب کبیر
• خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
• دواء المسک معتدل
نہایت خالص اور مکمل اجزاء کیساتھ خصوصی نگرانی میں تیار کردہ دستیاب ہیں
مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 21153

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت ۴۰ روپے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 فیکس: 04524-211283
04524-212299

GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274
رہائش 212487
بشارت احمد خان